نابالغ حج یا عمرے کی نیت کس طرح کرے؟

دارالافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ نابالغ بچہ حج یا عمرہ کے احرام کی نیت کیسے کرے گا؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نابالغ بچہ اگر ناسمجھ ہے تو اس کی طرف سے اس کا ولی یعنی سرپرست احرام کی نیت کرے اور حج و عمرہ کے افعال ادا کرے، البتہ اس کی طرف سے طواف کے بعد کی دو رکعتیں سرپرست ادا نہیں کرسکتا۔ سرپرست کے احرام باندھنے اور افعال ادا کرنے کی وجہ یہ ہے کہ نابالغ جب ناسمجھ ہو تو نہ اس کا احرام درست ہوسکتا ہے اور نہ وہ افعال کی ادائیگی کرسکتا ہے۔

نابالغ ناسمجھ بچے کی طرف سے نیت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ سرپرست اس کی طرف سے یہ کہے: احرمت عن فلان یعنی میں نے فلاں کی طرف سے احرام باندھا پھر اس کے بعد کہے: لبیک عن فلان۔ دونوں جگہ لفظِ فلاں کی جگہ اس بچے کا نام ذکر کرے جس کی طرف سے نیت کررہا ہے۔ یہ نیت اردو میں بھی کی جاسکتی ہے، مثال کے طور پر بچہ کا نام عرفان ہے، تو یوں نیت کرے: میں عرفان کی طرف سے احرام باندھتا ہوں۔ **یہ بات ضرور توجہ میں رکھی جائے کہ سرپرست کو اپنے احرام کی نیت جداگانہ کرنی ہے۔**

نابالغ بچہ اگر سمجھدار ہے اور خود احرام باندھنے اور افعال ادا کرنے کی قدرت رکھتا ہے، تو سرپرست اس کی طرف سے احرام نہیں باندھ سکتا، بلکہ نابالغ سمجھدار بچہ خود ہی احرام کی نیت کرے گا اور حج یا عمرہ کے افعال بھی خود ادا کرے گا اور احرام باندھنے اور افعال ادا کرنے کے تمام معاملات بالغ افراد کی طرح ہی سرانجام دے گا۔

واضح رہے کہ نابالغ خواہ سمجھدار ہو یا نا سمجھ، حج کی ادائیگی کی صورت میں اس کا یہ حج، نفلی حج ہوگا اور اس کو ثواب بھی ملے گا، لیکن اس کا فرض حج ادا نہ ہوگا، لہٰذا بالغ ہونے کے بعد اگر حج فرض ہونے کی تمام شرائط پائی جائیں، تو اس پر حج کرنا فرض ہوگا، بچپن کا حج، فرض حج کی طرف سے کافی نہیں ہوگا۔

ردالمحتار میں ہے: "الصبي الغير المميز لا يصح إحرامه ولا أداؤه، بل يصحان من وليه له، فيحرم عنه من كان أقرب إليه، فلو اجتمع والد وأخ يحرم الوالد" یعنی ایسا بچہ جو تمییز نہیں رکھتا، اس کا نہ احرام درست ہے اور نہ افعال کی ادائیگی، بلکہ یہ دونوں باتیں اس کے لئے اس کے ولی کی طرف سے درست ہوں گی، لہٰذا بچے کی طرف سے ولی اقرب احرام باندھے، پس اگر والد اور بھائی دونوں جمع ہوں، تو والد احرام باندھے۔ (ردالمحتار، جلد3، صفحہ628، مطبوعہ: کوئٹہ)

ردالمحتار میں ہے: "قال محمد في الأصل والصبي الذي يحج له أبوه يقضي المناسك ويرمي الجمار وأنه على وجهين الأول إذا كان صبيا لا يعقل الأداء بنفسه، وفي هذا الوجه إذا أحرم عنه أبوه جاز وإن كان يعقل الأداء بنفسه يقضي المناسك كلها يفعل مثل ما يفعله البالغ، اهـ فهو كالصريح في أن إحرامه عنه إنما يصح إذا كان لا يعقل" یعنی امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الاصل میں فرمایا: وہ بچہ جس کے لئے اس کا باپ حج کرے، تو وہ مناسک ادا کرے گا اور جمرات کی رمی کرے گا، یہ مسئلہ دو صورتوں پر ہے: پہلی صورت: جب بچہ خود ادائیگی کی سمجھ نہیں رکھتا اور اس صورت میں جب اس کی طرف سے اس کا والد احرام باندھے تو جائز ہے اور اگر خود ہی ادائیگی کو سمجھتا ہے تو تمام مناسک خود ادا کرے گا اور بالغ کی مثل افعال ادا کرے، تو یہ عبارت اس معاملہ میں صریح کی طرح ہے کہ باپ کا احرام بچہ کی طرف سے صرف اسی وقت درست ہوگا جو بچہ سمجھدار نہ ہو۔ (ردالمحتار، جلد3، صفحہ535، مطبوعہ: کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں ہے: "نا سمجھ بچہ نے خود احرام باندھا یا افعالِ حج ادا کیے، تو حج نہ ہوا، بلکہ اس کا ولی اس کی طرف سے بجالائے مگر طواف کے بعد کی دو رکعتیں کہ بچہ کی طرف سے ولی نہ پڑھے گا۔" (بہارِ شریعت، جلد1، صفحہ1075، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

رفیق الحرمین میں ہے: "نا سمجھ بچے کی طرف سے احرام کی نیت اس کا ولی کرے اور اس طرح کہے: احرمت عن فلان یعنی میں فلاں کی طرف سے احرام باندھتا ہوں (فلاں کی جگہ اس بچے کا نام لے)، اسی طرح لبیک بھی بچے کی طرف سے اس طرح کہے: لبیک عن فلان (فلاں کی جگہ اس کا نام لے اور آخر تک لبیک مکمل کرے) عربی میں نیت اسی وقت

کار آمد ہوگی جبکہ معنی معلوم ہوں، اپنی مادری زبان یا اردو میں بھی نیت کر سکتے ہیں، مثلاً بچے کا نام ہلال رضا ہے، تو یوں نیت کیجئے: میں ہلال رضا کی طرف سے احرام باندھتا ہوں۔" (رفیق الحرمین، صفحہ 342۔343، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

رفیق الحرمین میں ہے: "سمجھ دار بچہ احرام کی نیت خود کرے گا، ولی (یعنی سرپرست) اس کی طرف سے احرام نہیں باندھ سکتا۔۔۔ اگر سمجھدار بچہ خود احرام باندھنے کی قدرت رکھتا ہو، تو اسے خود احرام باندھنا ہوگا، ولی (یعنی سرپرست) اس کی طرف سے احرام نہیں باندھ سکتا اور نہ ولی کے باندھنے سے سمجھدار بچہ محرم ہوگا اور اگر سمجھدار بچہ خود احرام باندھنے کی قدرت نہیں رکھتا، تو ولی اس کی طرف سے احرام باندھے گا۔" (رفیق الحرمین۔ ملتقطاً، صفحہ 342، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بہارِ شریعت میں ہے: "حج تین طرح کا ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ نرا حج کرے، اسے افراد کہتے ہیں، اس میں بعدِ سلام یوں کہے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ الۡحَجَّ فَیَسِّرۡہ لِیۡ وَتَقَبَّلۡہُ مِنِّیۡ نَوَیۡتُ الۡحَجَّ مُخۡلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی۔ دوسرا یہ کہ یہاں سے نرے عمرے کی نیت کرے، مکہ معظمہ میں حج کا احرام باندھے اسے تمتع کہتے ہیں، اس میں بعدِ سلام یوں کہے: اَللّٰھُمَّ اُرِیۡدُ الۡعُمۡرَۃَ فَیَسِّرۡھَا لِیۡ وَتَقَبَّلۡھَا مِنِّیۡ نَوَیۡتُ الۡعُمۡرَۃَ مُخۡلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی۔ تیسرا یہ کہ حج و عمرہ کی یہیں سے نیت کرے اور یہ سب سے افضل ہے، اسے قِران کہتے ہیں، اس میں بعدِ سلام یوں کہے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ الۡحَجَّ وَالۡعُمۡرَۃَ فَیَسِّرۡھُمَا لِیۡ وَتَقَبَّلۡھُمَا مِنِّیۡ نَوَیۡتُ الۡحَجَّ وَالۡعُمۡرَۃَ لِلّٰہِ تَعَالٰی۔ اور تینوں صورتوں میں اس نیت کے بعد لبیک بآوازِ بلند کہے۔" (بہارِ شریعت، جلد 1، صفحہ 1072، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

رفیق الحرمین میں ہے: "نیت کے الفاظ عربی میں کہنا ضروری نہیں، اپنی مادری زبان میں بھی کہہ سکتے ہیں بلکہ زبان سے کہنا لازمی نہیں، صرف دل میں ارادہ بھی کافی ہے، ہاں زبان سے کہہ لینا افضل ہے۔" (رفیق الحرمین، صفحہ 78، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

امامِ اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "بچے پر (حج) فرض نہیں، کرے گا تو نفل ہوگا اور ثواب اسی کے لئے ہے، باپ وغیرہ مربّی، تعلیم و تربیت کا اجر پائیں گے، پھر بعدِ بلوغ شرطیں جمع ہوں گی، اس پر حج فرض ہوجائے گا، بچپن کا حج کفایت نہ کرے گا۔" (فتاوی رضویہ، جلد 10، صفحہ 775، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہ اَعۡلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13777

تاریخ اجراء: 17 شوال المکرم 1446ھ/16 اپریل 2025ء